غزوہ خندق مختصر جائزہ

جنگ احد کے بعد تمام دشمنان اسلام متحد ہونے لگے ان لوگوں نے لڑائی کی تیاری کے لئے چندہ لینا شروع کیا۔ چند سردار خیبر میں مقیم ہوئے اور ایک گروہ کو مکہ روانہ کیا۔ یہاں بھی ان لوگوں کی قریش نے دل کھول کر مدد کی خوب مال و زر مصارف جنگ کے لئے امداد کئے اس کے بعد یہ لوگ قبائل غطفان گئے اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آمادہ کیا۔ ان یہودیوں نے مدینہ میں رہ رہے یہودیوں یعنی بنو قریظہ کے لوگوں سے تعلق قائم کیا اور سازشوں کا سلسلہ جاری ہوا۔ یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف چندہ کرنے کے معاہدہ ہوئے۔ حالانکہ مدینہ میں رہ رہے بنو قریظہ کے یہودیوں سے مسلمانوں کا پہلے ہی رسول اکرم ﷺ کے ساتھ معاہدہ ہو چکا تھا۔ جس کے مطابق وہ لوگ مسلمانوں کی امداد کرنے کا وعدہ کر چکے تھے۔ اس طرح ان لوگوں کا مسلمانوں کی مدد کرنا فرض تھا۔ اب قریب پچاس سرداروں نے کعبہ میں جا کر قسمیں کھائیں کہ جب تک زندہ رہیں گے مسلمانوں کی مخالفت سے منہ نہ موڑیں گے۔ ان تمام سازشوں کی خبر وقت سے پہلے آپ ﷺ کو نہ پہنچ سکی۔

ابو سفیان قریش اور ان کے ساتھ ہم عہد قبائل کے چار ہزار لشکر لیکر ایک مقام مر الظہران میں جمع ہو گیا۔ دیگر تمام قبائل کے لشکر بھی

آگر حملہ آور ہونے لگے۔ ان کی تعداد دس ہزار سے چوبیس ہزار تک اندازہ
کے مطابق مانی جاتی ہے۔ اس لشکر اعظم میں فوج کے ساتھ چار ہزار اونٹ اور
تین سو گھوڑے تھے۔

آپ ﷺ کو جب اس لشکر جرار کے حملہ آور ہونے کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے مجلس
مشاورت منعقد کی اور یہ طے ہوا کہ مدینہ کے اندر رہ کر ہی مدافعت کی جائے۔
حضرت سلمان فارسیؓ نے مشورہ دیا کہ حملہ آور افواج سے حفاظت کے لئے خندق
کھودی جائے۔ عرب کے لوگ اس طریقۂ جنگ سے واقفیت نہیں رکھتے تھے حضرت محمد ﷺ
کو سلمان فارسی کا یہ مشورہ پسند آیا۔ مدینہ کی حفاظت کے لئے۔ ایک طرف
وہ پہاڑیاں تھی ایک طرف مدینہ منورہ کے مکانات کی دیواریں فصیل کا کام کر
رہی تھیں۔ دو سمتیں جو کھلی تھیں اس میں خندق کی کھدائی کا کام شروع ہوا۔
سلسلہ کوہ اور خندق کے درمیان ایک بیضوی شکل کا میدان بن گیا۔
یہی گویا مسلمانوں کا قلعہ تھا اس کے وسط میں آنحضرت ﷺ کا خیمہ لگا تھا۔
خندق کی چوڑائی پانچ گز رکھی گئی اور پانچ گز گہری تھی۔

خندق کی کل لمبائی کو دس حصّہ میں برابر برابر تقسیم کر دیا گیا۔ اور دس دس
آدمیوں کے گروہ کو ایک ایک حصّہ کھودنے کے لئے دیا گیا۔ حضور اکرم ﷺ بھی ایک
حصّہ کی کھدائی میں شامل ہوئے۔ کسی خندق کے درمیان ایک بڑا اور سخت پتھر
حائل تھا۔

جب تمام لوگوں کی کوششوں کے باوجود پتھر نہ ٹوٹا تو آپ کو اس بات سے مطلع
کر دیا گیا۔ رسول اکرم ﷺ وہاں سے اپنا پھاوڑا اور کدال لیکر آئے پھر خندق میں
اترے اور اس زور سے ضرب لگائی کہ پتھر میں شگاف پڑ گیا۔ ساتھ ہی ایک
روشنی بھی نکلی آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا۔ سارے صحابہ کرام رضؓ نے تقلید میں اللہ اکبر کہا
نعرہ بلند کیا۔ اسی طرح تین مرتبہ وار کیا اور پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اللہ
کے رسول ﷺ نے تین ضرب میں، ملک شام، ملک فارس اور ملک یمن کی
حکومتیں مسلمانوں کے حصے میں آنے کی بشارتیں دیں۔ اسی بیچ آپ ﷺ کو یہ
خبر ملی کی بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسود بھی مسلمانوں کے خلاف دشمن اسلام
سے جا کر مل گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے لوگوں کو بنی قریظہ کے پاس بھیجا لیکن وہ لوگ
معاہدے سے پلٹ گئے اور ترش کلامی سے کام لیا۔ وہ لوگ ناکام لوٹ آئے۔

جب لشکر کفار خندق کے سامنے حملہ کرنے کی غرض سے آئے تو متعجب ہو گئے کیونکہ
اس سے پیشتر انہوں نے اس طرح کی خندق نہ دیکھی تھی۔ کفار نے پہلے پہل ہی
مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو مدینہ کے ایک خاص
گڑھی میں حفاظت کی غرض سے جمع کر دیا تھا۔ کیونکہ مدینے کے اندر یہودیوں کی طرف
سے مدینہ کے اندر ہی حملہ کا ہر وقت خوف رہتا تھا۔ ادھر منافقین جو بظاہر مسلمانوں
سے ملے ہوئے تھے اور وہ اندر ہی اندر دشمنی پال رہے تھے۔ ان سے بھی خطرہ تھا

کفار کی طرف سے کئی مرتبہ خندق کو پار کرنے کی کوشش کی گئی مگر کوئی نمایاں
کامیابی نہیں ملی آخر کار ایک طویل مدت کے بعد کافروں میں خود نا اتفاقی
کا دور شروع ہو گیا اور کئی قبیلے کے سردار اس جنگ کو ختم کر کے لوٹنے کو تیار ہو گئے۔
باقی کا کام اس رات میں تیز و تند ہوا چلنی شروع ہوئی۔ خیموں کی میخیں اکھڑ
گئیں۔ چولہوں کے اوپر سے دیگچیاں گر گئیں اور اس ہوا اور جھکڑ نے بڑا
کام کیا مجبوروں کی آگ گل ہو گئی۔ مشرکوں نے آگ بجھنے کو بد شگونی سمجھا
اور راتوں رات اپنے ڈیرے خیمے اٹھا کر فرار ہو گئے۔ اس طرح جنگ میں
مسلمانوں کی فتح ہو گئی۔ ایمان والوں کا جو سب سے بڑا ہتھیار تھا وہ تھا
صبر تحمل اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ اور یہی اس کی کامیابی کا باعث
تھا۔ آخر کار مسلمانوں کی فتح سے مدینہ والوں کو سکون ملا اور اسلام
اور مستحکم ہوا۔

ختم